85162- علیحدہ فلیٹ ہونے کے باوجود سسرال والوں کے ساتھ رہتی ہے

سوال

میری ہی نہیں بلکہ اکثر باپردہ خواتین کی حالت بھی یہی ہے، ہم اپنے خاوندوں کے ساتھ ایک ہی گھر میں خاوند کے خاندان کے ساتھ رہائش رکھتی ہیں، جہاں خاوند کے دوسرے بھائی بھی رہتے ہیں، اور پھر گھریلو کام کاج کے لیے کوئی ملازمہ بھی نہیں ہوتی، حالانکہ گھریلو کام کاج بہت شاق اور مشکل ہوتا ہے، اور پھر گھر میں ہمارے خاوند کے چچا اور ماموں کو بغیر اجازت داخل ہونے کی ممانعت بھی نہیں ہے، گھر کھلا رہتا ہے جب کوئی آنا چاہے بغیر اجازت داخل ہوجاتا ہے، اور اگر ہم بالکونی کی صفائی کریں تو ہمیں پڑوسی اور گلی میں ہر کوئی دیکھ سکتا ہے۔
کیا ہم گھر سے باہر نکلتے وقت ہی نقاب اور پردہ کریں، یا کہ صبح و شام گھر میں بھی پردہ اور نقاب کے ساتھ رہنا ہوگا؟
یہ علم میں رہے کہ سارا دن گھر میں ایسے رہنا بہت مشکل ہے، میرا علیحدہ فلیٹ تو ہے لیکن ہم وہاں صرف سونے کے لیے جاتے ہیں، میں اپنے دیور اور ساس کے ساتھ رہتی ہوں ہم علیحدہ رہائش رکھ سکتے ہیں لیکن میرا خاوند علیحدہ نہیں رہنا چاہتا، برائے مہربانی یہ بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

جن حالات میں فتنہ و فساد کا خدشہ ہو وہاں پردہ اور نقاب کی تو اور بھی تاکید ہوجاتی ہے، اور خاص کر جب ایک بڑا خاندان ایک ہی گھر میں رہتا ہو جس میں خاوند کے بھائی یا چچا اور ماموں کے بیٹے بھی ہوں، یہ سب کچھ شرم و حیاء کو ختم کرنے کا باعث بنتا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ شیطان نفسانی طمع و لالچ کو اور بھی زیادہ ملمع سازی کر کے پیش کرتا ہے۔

اس لیے عورت کو ان حالت میں اپنے چہرے کے پردے کا بہت خیال کرنا چاہیے، وہ اپنے غیر محرم کے سامنے چہرہ ننگا مت کرے، بلکہ اگر اس سلسلہ میں اسے مشقت بھی اٹھانی پڑے تو کوئی بات نہیں۔

ہماری اسی ویب سائٹ اس سوال سے ملتے جلتے سوال کا جواب موجود ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ پردہ کرنا واجب ہے، اس لیے آپ مزید استفادہ کے لیے ان سوالات کے جوابات کا مطالعہ کر سکتی ہیں مثلا: سوال نمبر (6408) اور (13261) اور (40618) اور (47764) اور (52814).

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"رہا خاوند کے بھائی کا یا پھر بہنوئی اور چچا یا ماموں یا خالہ وغیرہ کے بیٹوں کا مسئلہ تو یہ سب عورت کے محرم نہیں بنتے، اور انہیں حق حاصل نہیں کہ وہ اس عورت کا چہرہ دیکھ سکیں، اور اسی طرح عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان سب کے سامنے اپنا پردہ اتارے، کیونکہ اس میں تو فتنہ و خرابی پیدا ہوگی۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم عورتوں کے پاس جانے سے اجتناب کیا کرو، تو ایک شخص نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ذرا خاوند کے رشتہ دار مرد کے بارہ میں بتائیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دیور تو موت ہے" متفق علیہ.

یہاں "الحمو" سے مراد خاوند کا بھائی اور خاوند کا چچا وغیرہ مراد ہیں، کیونکہ یہ گھر میں بغیر کسی شک و شبہ کے داخل ہوتے ہیں، لیکن خاوند کے قریبی رشتہ دار ہونے کی بنا پر محرم نہیں شمار نہیں ہونگے۔

اس لیے کسی بھی عورت کو ان افراد کے سامنے اپنی زیبائش والی جگہیں یعنی چہرہ وغیرہ ننگا کرنا جائز نہیں، چاہے یہ بہت ہی زیادہ نیک و صالح بھی ہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے زیائش والی اشیاء کے اظہار کے لیے صرف محرم مرد کی شرط لگائی ہے، نہ کہ دیور اور خاوند کا چچا اور خاوند کے چچا کا بیٹا وغیرہ۔

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں فرمایا ہے :

"کوئی بھی شخص کسی بھی عورت کے ساتھ اس کے محرم مرد کے بغیر خلوت مت کرے"

یہاں محرم سے مراد وہ مرد ہوگا جو نسب یا پھر سسرالی یا رضاعت کی بنا پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے، مثلا باپ بیٹا بھائی، اور چچا، یا جوان کے قائم مقام ہوتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس لیے منع فرمایا ہے کہ کہیں شیطان انہیں گمراہ کر کے ان میں فتنہ و فساد پیدا نہ کر دے اور معصیت و نافرمانی کو مزین کر کے وسوسہ ڈال کر غلط اور فحش کام کی طرف نہ لے جائے۔

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

"جو مرد بھی کسی عورت کے ساتھ خلوت کرتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے"

امام احمد رحمہ اللہ نے مسند احمد میں اسے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

جن علاقوں میں اس کے خلاف رواج ہے اور ان کی عادت ہے کہ ان کے خاندان میں ایسا ہی ہوتا ہے تو انہیں اپنی اس غلط عادت کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ اسے ختم کرنے میں ہی عزت کی حفاظت ہوگی، اور پھر نیکی و تقوی کے امور میں ایک دوسرے سے تعاون بھی ہوگا۔

اور یہی نہیں بلکہ اس عادت کو مٹا کر صحیح راہ اپنانے میں ہی اللہ سبحانہ و تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تنفیذ ہو سکتی ہے، انہیں چاہیے کہ وہ اسے ختم کر کے اللہ سبحانہ و تعالی سے توبہ و استغفار کریں، اور نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں، اور اسی پر قائم رہیں۔

انہیں حق قائم کرنے اور باطل کو ختم کرنے میں کسی بھی قسم کی ملامت کا ڈر نہیں ہونا چاہیے، اور کسی آدمی کا استہزاء اور مذاق اور آوازے کسنا اسے سنت کے مطابق اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے سے مت روکے۔

کیونکہ مسلمان شخص پر تو مکمل ورضا و رغبت کے ساتھ اللہ سبحانہ و تعالی کی شریعت پر عمل کرنا واجب ہے کہ اسے سر انجام دینے پر اجر و ثواب ہوگا، اور عمل نہ کرنے پر اللہ تعالی سزا دے گا، چاہے اس میں اس کا قریب ترین اور محبوب ترین شخص بھی مخالفت کرے" انتہی

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (4/256-258).

خاوند کو یہی نصیحت ہے کہ وہ اپنے خاندان سے علیحدہ اور مستقل رہائش کی کوشش کرے، اور اس میں کسی بھی قسم کی کوتاہی اور سستی سے کام مت لے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے کل روز قیامت اس سے اس کی ذمہ داری اور رعایا کے بارہ سوال کرنا ہے، اور اسے اپنی رعایا کی حفاظت کرنا واجب قرار دیا ہے، اسے اس کی حفاظت کرتے ہوئے اپنے بھائیوں اور

خاندان کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہنے پر اصرار نہیں کرنا چاہیے.

خاوند بیوی کو اپنے بہن بھائیوں اور والدین کے ساتھ رکھنے کا حق نہیں رکھتا، بلکہ خاوند پر واجب ہے کہ جب بیوی علیحدہ رہائش کا مطالبہ کرے تو وہ اسے علیحدہ اور مستقل رہائش میں رکھے، اس کی تفصیلات میں آپ علماء کرام کے اقوال سوال نمبر (7653) میں دیکھ سکتی ہیں.

سوال میں آپ نے جو حالات بیان کیے ہیں وہ برائی اور منکرات سے خالی نہیں ہوسکتے، کیونکہ عورت کے صبح سے شام تک پردہ کرنا چاہے گھر میں ہی ہو مشکل ہے، اور اس طرح تو وہ گھر کے کام کاج بھی نہیں کر سکتی، اس لیے چہرہ اور ہاتھ وغیرہ تو ضرور ننگا کرنا پڑیں گے، اور اس طرح دیور اور گھر موجود دوسرا غیر محرم شخص اسے دیکھ لے گا حالانکہ عورت کے لیے ان کی موجودگی میں پردہ اتارنا جائز نہیں ہے.

اس لیے خاوند اپنی پر اسے لازم مت کرے کہ وہ ایسا ضرور کرے، کیونکہ اس طرح اس کے ایمان میں کمی ہو جائیگی اور پھر آہستہ آہستہ اس سے شرم و حیاء جاتی رہے گی جس کا ذمہ دار خاوند ہوگا اور اسے کل روز قیامت اپنی اس ذمہ داری اور رعایہ کا جواب دینا ہے.

آپ نے سوال میں بیان کیا ہے کہ آپ کا اپنا خاص فلیٹ ہے تو پھر خاوند کو آپ کے ساتھ حسن سلوک اور حسن معاشرت کرنے میں کیا مانع ہے اور آپ کی حفاظت کرنے میں کیا چیز روکتی ہے.

آپ سارا دن اپنے سسرال والوں کے ساتھ رہیں اور رات اپنے فلیٹ میں چلی جاتی ہیں، اس کے بدلے اسے اس میں کا چیز مانع ہے کہ آپ دن رات اپنے فلیٹ میں رہیں، کیونکہ سسرال کے ساتھ رہنے میں آپ کو مشقت اور مشکلات درپیش ہیں.

ہماری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ کے خاوند کو اس کی ہدایت دے اور ایسا کام کرنے کی توفیق نصیب کرے جس میں آپ دونوں کے لیے دین و دنیا و آخرت کی بھلائی ہے.

واللہ اعلم.